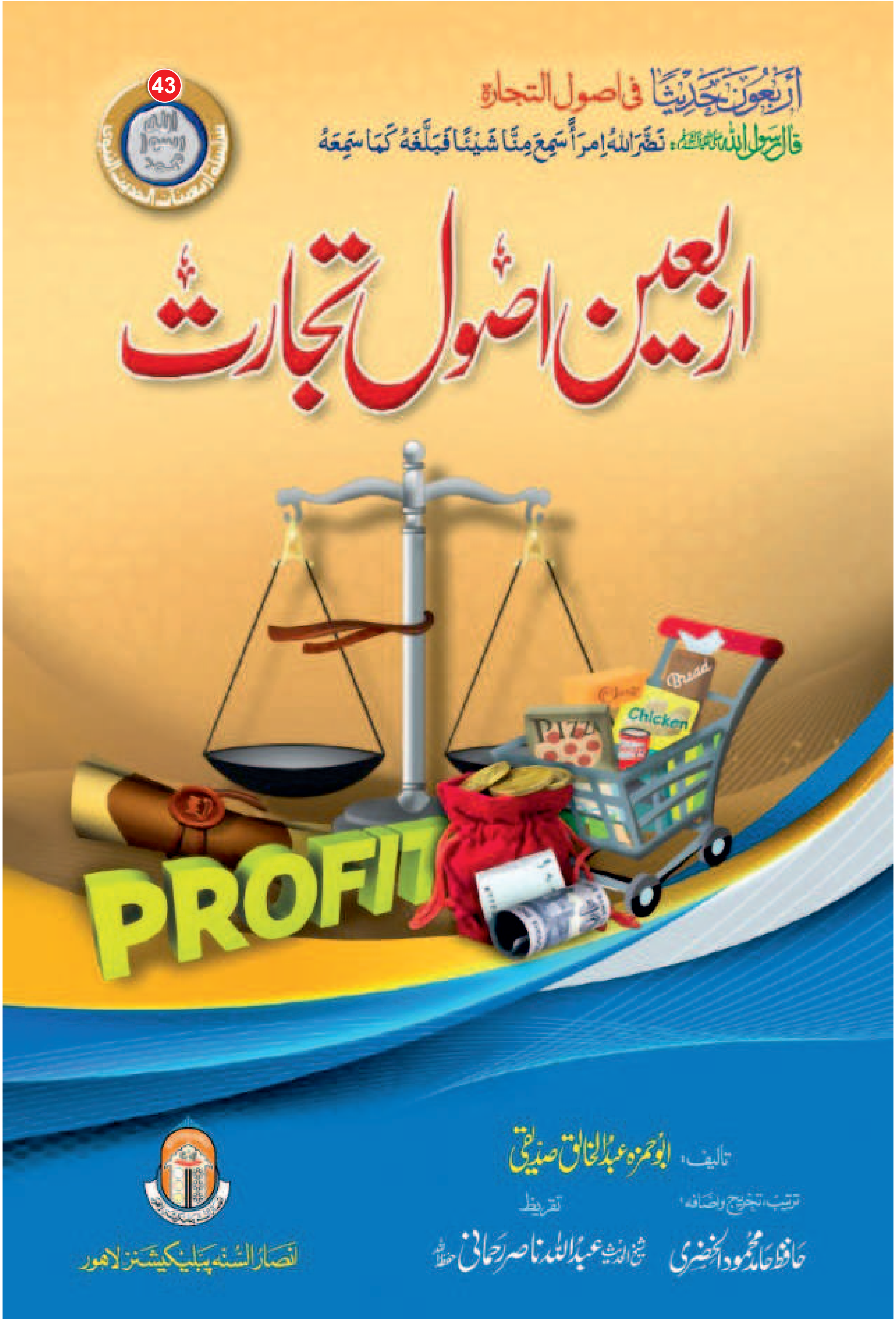


43
أربعون حديثا في أصول التجارة
قال رسول الله ﷺ: نضر الله امرأ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه
اربعین اصول تجارت
PROFIT
Chicken
Bread
PIZZA
تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی
ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری
تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ
انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:
نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

43
سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا
في أصول التجارة

اربعینِ اصول تجارت

تالیف:
ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: اربعینِ اصول تجارت

تألیف: ابوحمزہ عبدُالخالق صدّیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبدُاللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اهتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ۝﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشورى: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچادیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدۃ : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

1. فتح القدیر : 488/1۔
2. صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم : 4612۔

انھوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

"اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔"

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

"اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔"

صاحب "فتح البیان" لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثِ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

"رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔"

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ"[1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔))[2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

1. معرفة علوم الحديث، ص : 63۔
2. سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔"[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہود مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) ❶

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ ❷

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

❶ العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

❷ تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقی : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابو اسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِیْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِیْنَ إِلٰی مَنَازِلِ الْمُتَّقِیْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِیْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِیْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰی لِلْبَیْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِي صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِي أُصُوْلِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ:

خرید وفروخت کا سنہری واقعہ

حدیث 1

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرَى رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا مِنْ رَجُلٍ، فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ، وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ، فَقَالَ بَائِعُ الْأَرْضِ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا، قَالَ: فَتَحَاكَمَآ إِلٰى رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: لِي غُلَامٌ، وَقَالَ الْآخَرُ: لِي جَارِيَةٌ. فَقَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ، وَأَنْفِقُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ، وَتَصَدَّقَا.))[1]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے زمانے میں ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے زمین خریدی تو جس شخص نے زمین خریدی تھی اس نے زمین میں ایک گھڑا پایا جس میں سونا تھا، جس شخص نے زمین خریدی تھی اس نے اسے کہا: تم اپنا سونا مجھ سے لے لو کیونکہ میں نے تو تم

[1] صحیح بخاری، کتاب أحادیث الانبیاء، رقم: 2372، صحیح مسلم، کتاب الأقضیة، رقم: 4497.

سے صرف زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا۔ زمین بیچنے والے نے کہا: میں نے زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب تمہیں بیچ دیا تھا، وہ دونوں اپنا مقدمہ ایک آدمی کے پاس لے گئے تو اس نے کہا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: میرا ایک بیٹا ہے اور دوسرے نے کہا: میری ایک بیٹی ہے تو اس آدمی نے کہا: لڑکے کی لڑکی سے شادی کردو اور اس (مال) کو ان دونوں پر خرچ کردو اور اس میں سے کچھ صدقہ کردو۔''

کاروبار میں دھوکہ دینے کی مذمت

حدیث 2

((وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰی صُبْرَةِ طَعَامٍ، فَأَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا، فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا. فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَآءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: أَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے، تو آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا، تو آپ کی انگلیاں نم ہوگئیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اناج والے! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس پر بارش ہوگئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے اناج کے اوپر کیوں نہ کیا تاکہ لوگ جان لیتے، (جان لو) جس شخص نے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 284.

حدیث 3

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِنِّی اُخْدَعُ فِی الْبُيُوعِ ، فَقَالَ : اِذَا بَايَعتَ فَقُلْ : لَا خِلَابَةَ . فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ .))[1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے ارشاد فرمایا: بیع میں میرے ساتھ دھوکہ ہوجاتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم بیع کرو تو کہا کرو: دھوکہ فریب نہیں چلے گا۔''

احسن طریقہ سے قرض ادا کرنا

حدیث 4

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَغْلَظَ لَهٗ، فَهَمَّ اَصْحَابُهٗ، فَقَالَ: دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ، فَاشْتَرُوْا لَهٗ بَعِيْرًا، فَأَعْطُوْهُ اِيَّاهُ . قَالُوْا: لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ، قَالَ: اشْتَرُوْهُ، فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ؛ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً .))[2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے قرض کی واپسی کا تقاضا کیا، تو اس نے آپ ﷺ پر سختی کی، تو آپ کے صحابہ نے اسے مارنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو، کیونکہ صاحب حق (قرض خواہ) باتیں کرنے کا حق رکھتا ہے، تم ایک اونٹ خرید کر اسے

---

[1] صحيح بخاری، كتاب البيوع، رقم الحديث :2117، صحيح مسلم، كتاب البيوع، رقم :3860.

[2] صحيح بخاری، كتاب الوكالة، رقم :2306، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، رقم :4410.

دے دو۔ صحابہ نے عرض کیا: اس سے بڑی عمر کا اونٹ ملتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے ہی خرید کر اسے دے دو، کیونکہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو تم میں سے قرض ادا کرنے میں بہتر ہے۔''

تنگ دست کو مہلت دینے کی ترغیب

حدیث 5

((وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّنْجِیَهُ اللّٰهُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ ، اَوْ یَضَعْ عَنْهُ .))[1]

''اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ اسے روزِ قیامت کی تکلیفوں سے نجات دے دے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اسے (قرض) معاف کر دے۔''

خنزیر کی خرید و فروخت حرام ہے

حدیث 6

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما: اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ ، وَالْمَیْتَةِ ، وَالْخِنْزِیرِ ، وَالْأَصْنَامِ ، فَقِیلَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَیْتَ شُحُومَ الْمَیْتَةِ؟ فَإِنَّهٗ یُطْلٰی بِهَا السُّفُنُ ، وَیُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ ، وَیَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ فَقَالَ: لَا ، هُوَ حَرَامٌ . ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ:

[1] صحیح مسلم، کتاب المساقاة، رقم: 4000.

قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ، ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ.)) ❶

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دیا ہے۔ عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! مردار کی چربی کے بارے میں بتائیں؟ کیونکہ اس کے ذریعے کشتیوں کو روغن کیا جاتا ہے، کھالیں چکنی کی جاتی ہیں اور لوگ اسے چراغوں میں جلا کر روشنی حاصل کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں، وہ حرام ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ یہود کو غارت کرے، کیونکہ اللہ نے جب اس کی چربی حرام قرار دی تو انہوں نے پگھلا کر بیچا اور پھر اس کی قیمت کھائی۔''

کتے کی خرید وفروخت اور زانیہ کی کمائی حرام ہے

حدیث 7

((وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَالْمُصَوِّرَ.)) ❷

''اور حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت، اور زانیہ کی کمائی سے منع فرمایا اور سود کھانے والے، کھلانے والے، جسم گوندنے والی اور گدوانے والی اور مصور پر لعنت فرمائی۔''

---

❶ صحيح بخاري، كتاب البيوع، رقم: 2236، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، رقم: 4048.

❷ صحيح بخاري، كتاب اللباس، رقم: 5962.

ذاتی کمائی سے کھانے کی فضیلت

حدیث 8

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: إِنَّ أَطْیَبَ مَا أَکَلْتُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ، وَإِنَّ أَوْلَادَکُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ.)) ❶

''اورحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی کمائی سے کھانا سب سے پاکیزہ کھانا ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی میں سے ہے۔''

ہاتھ کی کمائی کی فضیلت

حدیث 9

((وَعَنِ الْمِقْدَامِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّأْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ، وَ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَأْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ.)) ❷

''اورحضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا اور اللہ کے نبی داوٗد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔''

حلال وحرام کی تمیز

حدیث 10

((وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: قَالَ یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ

❶ سنن ترمذی، کتاب الأحکام، رقم: 1358، سنن نسائی، رقم: 4454، 4457۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
❷ صحیح بخاری، رقم الحدیث: 2072.

زَمَـانٌ لَا يُبَـالِي الْمَـرْءُ مَـا أَخَذَ مِنْـهُ، اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ؟)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اس بات کی پروانہیں کرے گا کہ وہ حلال طریقے سے کما رہا ہے یا حرام طریقے سے۔''

حرام کمائی کی مذمت

حدیث 11

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ . وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰي بِهِ .)) [2]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حرام سے پرورش پانے والا گوشت، جنت میں داخل نہیں ہوگا، اور حرام سے پرورش پانے والا ہر گوشت جہنم کی آگ ہی اس کی زیادہ حق دار ہے۔''

شراب کی خرید وفروخت حرام ہے

حدیث 12

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب البیوع، رقم الحدیث: 2059.

[2] مسند أحمد: 321/3، رقم: 14441، سنن دارمی: 409/2، رقم: 2776۔ شیخ شعیب نے اسے ''قوی الإسناد علی شرط مسلم'' کہا ہے۔

عَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَشَارِبَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ، وَسَاقِيهَا، وَبَائِعَهَا، وَآكِلَ ثَمَنِهَا، وَالْمُشْتَرِي لَهُ.)) ❶

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب سے متعلق دس قسم کے افراد پر لعنت فرمائی: اس کے بنانے والے، اس کے بنوانے والے، اس کے پینے والے، اسے اٹھانے والے، جس کے پاس لے جائی جائے، اس کے پلانے والے، اسے بیچنے والے، اس کی قیمت کھانے والے، اسے خریدنے والے اور جس کے لیے خریدی جائے۔''

خرید وفروخت کے وقت نرمی اختیار کرنا

حدیث 13

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى.)) ❷

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو بیچتے، خریدتے اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور کشادہ دلی کا مظاہرہ کرے۔''

خرید وفروخت کے وقت احسن طریقہ اختیار کرنے کا اجر

حدیث 14

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ رَجُلًا كَانَ

---

❶ سنن ابن ماجة، كتاب الأشربة، رقم: 3381، سنن ترمذی، رقم: 1295- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحيح بخاری، كتاب البيوع رقم: 2076.

فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ، فَقِيلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ مَا أَعْلَمُ . قِيلَ لَهُ: انْظُرْ . قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيهِمْ فَأُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ؛ فَأَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ .))❶

''اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا، فرشتہ اس کی روح قبض کرنے کے لیے اس کے پاس آیا تو اس سے پوچھا گیا: کیا تم نے کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ اس نے کہا: مجھے پتہ نہیں، پھر اسے کہا گیا: دیکھ لو اس نے کہا: مجھے اس کے علاوہ تو کوئی اور بات یاد نہیں کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ بیع کیا کرتا تھا اور میں ان سے اچھے انداز سے تقاضا کیا کرتا تھا، میں مال دار شخص کو مہلت دے دیتا تھا جبکہ تنگ دست کو ویسے ہی معاف کر دیا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔''

سودا کرتے وقت قسم کھانے کی ممانعت

حدیث 15

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ .))❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قسم سودے کو رواج دیتی ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب البیوع، رقم :2077، صحیح منسلم، کتاب المساقاة، رقم :1560/26.

❷ صحیح بخاری، کتاب البیوع، رقم :2087.

سودا بیچتے وقت جھوٹی قسم کھانے کی مذمت

حدیث 16

((وَعَنْ أَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ . قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ اَبُوْذَرٍّ رضی اللہ عنہ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ.)) [1]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ روزِ قیامت تین قسم کے لوگوں سے کلام فرمائے گا نہ (نظر رحمت سے) اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی ان کا تزکیہ فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔'' فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ بات تین بار دہرائی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وہ تو ناکام و نامراد ہوگئے، اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: ازار لٹکانے والا، احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر اپنا سودا بیچنے والا۔''

بروکری کا جواز

حدیث 17

((وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِی غَرْزَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُسَمّٰى فِی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ السَّمَاسِرَةَ، فَمَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمَّانَا

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 293.

بِاسْمٍ هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ ! اِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ ، وَالْحَلِفُ ، فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ .)) [1]

''اور حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم (تاجروں) کو ''بروکر'' (دلال) کہا جاتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسا نام دیا جو کہ اس سے بہتر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاجروں کی جماعت! بیع کرتے وقت لغو باتیں ہو جاتی ہیں اور قسمیں بھی ہوتی ہیں، لہٰذا تم اس کے ساتھ صدقہ کو شامل کر لیا کرو۔''

تقویٰ اور سچائی اختیار کرنے والے تاجر کی فضیلت

حدیث 18

((وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَلتُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا ، اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ .)) [2]

''اور حضرت عبید بن رفاعہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاجروں کو فاجروں کے زمرے میں جمع کیا جائے گا بجز اس کے جس نے تقویٰ اختیار کیا، نیکی کی اور صدقہ کیا۔''

---

[1] سنن ابوداؤد، كتاب البيوع، رقم الحديث : 3326، سنن ترمذی، رقم الحديث : 1208، وقال حسن صحيح، سنن نسائی، رقم الحديث : 3829، سنن ابن ماجه، رقم الحديث : 2145۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن الترمذي، رقم الحديث : 1210، سنن ابن ماجة ، رقم الحديث : 2146، سنن دارمی، رقم الحديث : 2541۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

بیع پکی کب ہوتی ہے؟

حدیث 19

((وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، فَإِنْ صَدَقَا وَ بَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا ، وَ إِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا .)) [1]

''اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خرید و فروخت کرنے والوں کو جدا ہونے تک اختیار باقی رہتا ہے، اگر انہوں نے سچ بولا اور (مال کے بارے میں) وضاحت کی تو ان دونوں کے لیے ان کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر انہوں نے (مال کے نقص وغیرہ کو) چھپایا اور جھوٹ بولا تو ان کی بیع سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔''

سودی کاروبار حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ ﴾

(البقرة: 278، 279)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی ہے وہ چھوڑ دو اگر تم مومن ہو۔ پھر اگر تم نے یہ نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ کر لو تو تمھارے لیے تمھارے اصل

[1] صحیح بخاری، کتاب البیوع، رقم الحدیث: 2108، صحیح مسلم، کتاب البیوع، رقم الحدیث: 3858.

مال ہی ہیں، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔“

حدیث 20

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا ، وَمُوْكِلَهُ ، وَ كَاتِبَهُ ، وَ شَاهِدَيْهِ ، وَ قَالَ : هُمْ سِوَآءٌ .)) [1]

”اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور اس کی گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا: (گناہ میں) وہ سب برابر ہیں۔“

سودی کاروبار کا انجام

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝ وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ ﴾

(النساء: 160، 161)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پھر جو لوگ یہودی ہوئے ان کے ظلم کی وجہ سے اور ان کے، اکثر لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے کی وجہ سے ہم نے ان پر کچھ پاک چیزیں حرام کر دیں جو پہلے ان کے لیے حلال تھیں۔ اور اس وجہ سے بھی کہ وہ سود لیتے تھے، حالانکہ انھیں اس سے منع کیا گیا تھا، اور اس وجہ سے بھی کہ وہ لوگوں کا مال ناحق کھاتے تھے۔ اور ہم نے ان میں سے کافروں کے لیے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساقاة، رقم: 4093.

حدیث 21

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الرِّبَا وَاِنْ كَثُرَ عَاقِبَتُهٗ تَصِيْرُ اِلٰى قُلٍّ .)) ❶

''اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک سود خواہ کتنا بھی زیادہ ہو جائے لیکن اس کا انجام فقر و ذلت ہے۔''

سود کی مذمت

حدیث 22

((وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ، وَاِنَّ اَرْبَى الرِّبَا عِرْضُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ .)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سود کے تہتر (۷۳) دروازے ہیں، ان میں سب سے ہلکے درجے کا سود گناہ میں اس طرح ہے کہ جیسے آدمی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے، اور سب سے بڑا سود کسی مسلمان کی عزت پر حملہ ہے۔''

فروخت کرتے وقت چیز کا عیب بیان کرنا

حدیث 23

((وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

---

❶ سنن ابن ماجة، كتاب التجارات، رقم الحديث: 2279، مسند أحمد، رقم: 3754- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ مستدرك حاكم: 37/2، صحيح الجامع الصغير ، رقم: 3533.

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ بَاعَ مِنْ اَخِيْهِ بَيْعًا ، فِيْهِ عَيْبٌ اِلَّا بَيَّنَهُ لَهُ)) [1]

''اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے ہاتھ کوئی عیب والی چیز فروخت کرے اور اس کے عیب کو بیان نہ کرے، بلکہ اس پر ضروری ہے کہ فروخت کے وقت اس کے عیب کو لازماً واضح کرے۔''

سات ہلاک کرنے والے اعمال

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ﴾ (آل عمران : 130)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تا کہ تمھیں نجات مل سکے۔''

حدیث 24

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا: وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ ، وَالسِّحْرُ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ، وَأَكْلُ الرِّبَا ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ .)) [2]

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، رقم : 2246، صحيح الجامع الصغير، رقم الحديث :6705.

[2] صحيح بخاری، كتاب الحدود، رقم :6857.

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے اجتناب کرو، لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک، جادو، ناحق کسی کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہونا (گناہوں سے) غافل پاکدامن مومنہ عورتوں پر الزام لگانا۔''

سود کھانا سخت ترین گناہ ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَاْ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾﴾ (الروم: 39)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم سود پر جو (قرض) دیتے ہو تا کہ وہ لوگوں کے مالوں میں (شامل ہو کر) بڑھے، تو وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا، اور تم اللہ کا چہرہ چاہتے ہوئے جو کچھ بطور زکاۃ دیتے ہو، تو ایسے لوگ ہی (اپنا مال) کئی گنا بڑھانے والے ہیں۔''

حدیث 25

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ، أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ زَنْيَةً.)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن حنظلہ غسیل الملائکۃ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] مسند أحمد: 25/5، مشكوٰة المصابيح بتحقيق الألباني: 859/2۔ شیخ حمزہ زین نے اسے "صحيح الإسناد" قرار دیا ہے۔

نے ارشاد فرمایا: سود کا ایک درہم جسے آدمی جانتے بوجھتے ہوئے کھاتا ہے اس کا گناہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت (گناہ) ہے۔''

کسی کا ناحق مال کھانا حرام ہے

حدیث 26

((وَ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا، فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ، فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، بِمَ تَأْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ؟)) [1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے (کسی مسلمان) بھائی کو پھل فروخت کرو اور پھر اس پر کوئی آفت آ جائے تو تمھارے لیے اس سے کچھ لینا حلال نہیں، تم اپنے بھائی کا مال ناحق کس چیز کے بدلے حاصل کرو گے۔''

کسی کی بیع پر بیع کرنے کی ممانعت

حدیث 27

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ، وَ لَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ، اِلَّا اَنْ يَأْذَنَ لَهُ.)) [2]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغامِ نکاح بھیجے مگر یہ کہ وہ اسے اجازت دے دے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، رقم: 3975.

[2] صحیح مسلم، کتاب النکاح، رقم: 3455.

محنت میں عظمت

حدیث 28

((وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِیِّ ﷺ: اقْسِمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِیْلَ، قَالَ: لَا، تَكْفُوْنَا الْمَؤُوْنَةَ، وَنُشْرِكُكُمْ فِی الثَّمَرَةِ. قَالُوْا: سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا.)) ❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، آپ ہمارے اور ہمارے (مہاجر) بھائیوں کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرمادیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، (انھوں نے مہاجرین سے کہا) تم محنت کرو، ہم تمہیں پیداوار میں شریک کرلیں گے۔ انہوں (مہاجرین) نے کہا: ہم نے سن لیا اور ہم نے مان لیا۔''

شالا کوئی مقروض نہ مرے

حدیث 29

((وَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ یَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِیْ نَهَی اللّٰهُ عَنْهَا، اَنْ یَّمُوْتَ رَجُلٌ وَّ عَلَیْهِ دَیْنٌ لَا یَدَعُ لَهُ قَضَاءً.)) ❷

''اور حضرت ابو موسیٰ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہوں کے بعد، اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ جس سے اللہ نے

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الحرث والمزارعة، رقم الحدیث :2325.

❷ سنن ابوداؤد، کتاب البیوع، رقم الحدیث :2342، مسند أحمد : 392/4، المشکاة، رقم :2922۔ شیخ حمزہ زین نے اسے "صحیح الإسناد" کہا ہے۔

منع فرمایا ہے، وہ یہ ہے کہ بندہ مرنے کے بعد اپنے رب سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کے ذمہ قرض ہو اور وہ اس کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز نہ چھوڑے۔''

عہدیدار ہدیہ قبول کرنے سے اجتناب کرے

حدیث 30

((وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ ، فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ ، فَقَالَ : اِنَّكَ بِاَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ ، فَاِذَا كَانَ لَكَ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ ، فَاَهْدٰی اِلَیْكَ حِمْلَ تِبْنٍ ، اَوْ حِمْلَ شَعِیْرٍ ، اَوْ حِبْلَ قَتٍّ فَلَا تَأْخُذْهُ فَاِنَّهُ رِبًا .)) [1]

''اور حضرت ابوبردہ بن ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ گیا تو میں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا: تم ایسے ملک میں رہتے ہو جہاں سود عام ہے، جب تمہارا کسی آدمی پر کوئی حق ہو اور وہ گھاس کا ایک گٹھا یا جو یا جنگلی ہرے چارے کا ایک گٹھا بطورِ ہدیہ بھیجے تو اسے نہ لو کیونکہ وہ سود ہے۔''

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

حدیث 31

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ : مَنِ احْتَكَرَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللّٰهُ

[1] صحیح بخاری، کتاب مناقب الأنصار، رقم الحدیث: 3814.

بِالْجُذَامِ وَ الْاِفْلاَسِ .)) ❶

''اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مسلمانوں پر غلہ روک دے (ذخیرہ اندوزی کرے) تو اللہ اس پر جذام کا مرض اور افلاس مسلط کر دیتا ہے۔''

حدیث 32

((وَعَنْ مَعْمَرٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِىءٌ .)) ❷

''اور حضرت معمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ذخیرہ اندوزی کرتا ہے وہ گناہ گار ہے۔''

چیزوں کی قیمت مقرر کرنا

حدیث 33

((وَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَلَا السِّعْرُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! سَعِّرْ لَنَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ ، وَ اِنِّيْ لَأَرْجُوْا اَنْ اَلْقٰى رَبِّيْ وَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يَطْلُبُنِيْ بِمَظْلِمَةٍ بِدَمٍ وَّ لَا مَالٍ .)) ❸

---

❶ سنن ابن ماجة، كتاب التجارات، رقم الحديث :2155، شعب الإيمان للبيهقي: 11218، مسند أحمد :21/1، المشكاة، رقم :2995۔ احمد شاکر نے اسے "صحيح الإسناد" کہا ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب المساقاة، رقم :4122.

❸ سنن ترمذی، رقم الحديث : 1314، سنن ابوداؤد، رقم الحديث : 345، سنن ابن ماجة، رقم الحديث :2200۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قیمتیں چڑھ گئیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ ہمارے لیے قیمتیں مقرر فرما دیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ ہی قیمتیں مقرر کرنے والا ہے، وہی تنگی و کشادگی کا مالک اور رزق دینے والا ہے، اور میں امید کرتا ہوں کہ میں اس حال میں اپنے رب سے ملاقات کروں کہ تم میں سے کوئی خون اور مال کے متعلق مجھ سے مطالبہ نہ کرتا ہو۔''

گروی رکھنا

حدیث 34

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ دِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ .)) ❶

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی زرہ تیس صاع جَو کے عوض ایک یہودی کے پاس گروی تھی۔''

شراکت داری کا سنہرا اصول

حدیث 35

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، رَفَعَهُ، قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ : اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ ، مَا لَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، فَاِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا .)) ❷

---

❶ صحيح بخاری ، كتاب الجهاد والسير ، رقم الحديث : 2916 .

❷ سنن ابوداؤد، كتاب البيوع ، رقم الحديث : 3383، إرواء الغليل ، رقم : 1468 .

’’اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: جب دو شراکت داروں میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی سے خیانت نہیں کرتا تو میں ان کا تیسرا ہوتا ہوں، اور جب وہ اس سے خیانت کرتا ہے تو میں ان دونوں میں سے نکل جاتا ہوں۔‘‘

اکل حلال کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴾ (البقرۃ: 172)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمھیں عطا فرمائی ہیں اور اللہ کا شکر کرو، اگر تم صرف اس کی عبادت کرتے ہو۔‘‘

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴾ (المؤمنون: 51)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو، یقیناً میں اسے جو تم کرتے ہو، خوب جاننے والا ہوں۔‘‘

حدیث 36

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا ، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ ، فَقَالَ: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ ﴾ (المؤمنون : 51) وَقَالَ: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ﴾ (البقرۃ : 172) ثُمَّ ذَكَرَ ، الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ ، اَشْعَثَ اَغْبَرَ ، يَمُدُّ

يَـدَيْـهِ إِلَى السَّمَآءِ ، يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَ مَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَ مَشْرَبُهُ حَـرَامٌ، وَ مَـلْبَسُـهُ حَـرَامٌ، وَ غُـذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ؟)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک ہے، اور وہ صرف پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جس چیز کے متعلق رسولوں کو حکم فرمایا، اسی چیز کے متعلق مومنوں کو حکم فرمایا تو فرمایا: ''رسولوں کی جماعت! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ایمان والو! ہم نے جو پاکیزہ چیزیں تمھیں عطا کی ہیں ان میں سے کھاؤ۔'' پھر آپ نے اس آدمی کا ذکر فرمایا جو دور دراز کا سفر طے کرتا ہے، پراگندہ بال اور خاک آلود ہے، آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلائے دعا کرتا ہے: اے رب! اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام اور اسے حرام کی غذا دی گئی تو ایسے شخص کی دعا کیسے قبول ہو۔''

شبہات سے بچنا

حدیث 37

((وَ عَـنِ الـنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہما ، قَـالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَلْـحَلَالُ بَيِّـنٌ وَالْـحَرَامُ بَيِّنٌ، وَ بَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ ، لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْـرٌ مِّـنَ النَّاسِ ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وَ عِرْضِهِ ، وَمَـنْ وَقَـعَ فِـى الشُّبُهَـاتِ وَقَـعَ فِى الْحَرَامِ ، كَالرَّاعِىْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ أَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ ، أَلَا وَ إِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى ،

[1] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، رقم الحديث: 2346.

اَلَا وَ اِنَّ حِمَی اللّٰہِ مَحَارِمُہٗ ، اَلَا وَ اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ ، وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ ، اَلَا وَ ھِیَ الْقَلْبُ .))[1]

''اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، جبکہ ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں۔ بہت سے لوگ انہیں نہیں جانتے، پس جو شخص شبہات سے بچ گیا تو اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچالیا اور جو شخص شبہات میں مبتلا ہو گیا تو وہ حرام میں مبتلا ہو گیا، جیسے وہ چرواہا جو چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے تو قریب ہے کہ وہ اس (چراگاہ) میں چرائے گا، سن لو! بے شک ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، سن لو! بے شک اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں: سن لو! جسم میں ایک لوتھڑا ہے، جب وہ درست ہو جاتا ہے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے، یاد رکھو! وہ دل ہے۔''

تنگ دست کو مہلت دینے سے عرش کا سایہ نصیب ہوگا

حدیث 38

((وَ عَنْ اَبِی الْیُسْرِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ : مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْہُ ، اَظَلَّہُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ .))[2]

''اور حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الإیمان، رقم الحدیث: 52.

[2] صحیح مسلم، کتاب الزھد، رقم: 7512 مختصراً.

ہوئے سنا: جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اسے قرض معاف کر دے تو اللہ اسے اپنے (عرش کے) سایہ میں سایہ عطا فرمائے گا۔"

خرید وفروخت میں سچ بولنا

حدیث 39

((وَحكِيم بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْبَيِّعَان بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ۔ أَوْ قَالَ: حَتَّى يَتَفَرَّقَا ۔ فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا ، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا .))[1]

"اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خرید وفروخت کرنے والے (دکان دار اور گاہک) جب تک مجلس میں موجود رہیں اپنے درمیان طے شدہ خرید وفروخت (کو جاری رکھنے یا توڑنے) کا پورا اختیار رکھتے ہیں۔ اگر وہ سچ بولیں اور معاملے کو بالکل واضح رکھیں تو ان کی خرید وفروخت میں برکت ہوتی ہے، اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور سامانِ تجارت کے عیوب چھپائیں تو ان کی خرید وفروخت سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔"

دھوکے سے بولی بڑھانے کی مذمت

حدیث 40

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: لَا يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعْ

[1] صحيح بخاری، كتاب البيوع، رقم: 2079.

حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنْ اِبْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَّحْلُبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ .)) [1]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیع کے لیے قافلے کے ساتھ راستے میں (جا کر) ملاقات نہ کی جائے، نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع کرے، نہ خریدنے کی نیت کے بغیر محض بھاؤ بڑھانے کے لیے قیمت لگاؤ، نہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع کرے اور نہ تم اونٹنی اور بکری کا دودھ روک، جس نے انہیں اس کے بعد خرید لیا تو ان کا دودھ دوہنے کے بعد اسے دو باتوں کا اختیار ہے: اگر اسے وہ ناپسند ہے تو اسے رکھ لے اور اگر اسے ناپسند ہے تو ایک صاع کھجور کے ساتھ اسے واپس کر دے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] صحيح مسلم، كتاب النكاح، رقم الحديث :3459.

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخاری، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذی، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابی الجلبی، القاهرة، 1398هـ.

4: السـنن لأبی داود سليمان بن الأشعث السجستانی (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السـنن لعبد اللّٰہ محمد بن يزيد القزوينی، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقی، مطبعة الحلبی، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامی، بيروت، 1398هـ.

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائی (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانی، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانی، طبعة المكتب الإسلامی.

10: صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقی، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمی، منشورات دار الكتاب العربی، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزی، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبی الأرقم، بيروت.